المقاصد السنیہ

رحمت اللہ علیہ

مصنف مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل القادری

مترجم مفتی محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ

المقاصد السنیه

لتردید الوہابیہ

مصنف: مفتی اعظم مفتی شائستہ گل القادری۔ رحمت اللہ علیہ

مترجم: مفتی محمد عبدالعلیم القادری عفی عنہ۔

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

مرکزی آفس۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵۔ کراچی ۲۵

0333 - 8270485 - 0333 - 2108536

نام کتاب۔ اثبات الاغراض والمقاصد السنية لترديد الخرافات القبيحة الوهابية

مصنف۔ مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل۔ رحمۃ اللہ علیہ

مترجم ۔۔۔۔۔ محمد عبدالعلیم القادری

کمپوزنگ ۔۔۔ محمد عبدالعلیم القادری

امیر: مرکزی جماعت اہلسنت کراچی سٹی

پروف ریڈنگ۔ محمد عبدالعلیم القادری، مولانا مختار قادری، مولانا رحیم داد قادری،

مولانا عبداللہ قادری، مولانا تصور حیات قادری، مولانا دوست محمد القادری

تاریخ طباعت۔ پیر ۲۶ ر ستمبر ۲۰۰۵

ہدیہ)..............

ناشر۔ مفتی اعظم سرحد اکیڈمی العالمی۔

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی ۵ کراچی ۲۵

0333-2108534 - 4603325

فہرست

سوال۔اس آیت سے تقلیدِ مطلق ثابت ہوتی ہے۔نہ کہ تقلیدِ شخصی؟

جواب،یہ ہے،کہ مطلق کاماننامقید شخصی کاماننا ہے،اس لئے کہ مطلق کاوجود بعینہ مقید کاوجود ہے۔

سوال۔یہ آیت توان علماء کے حق میں نازل ہوئی ہے جواہلِ کتاب ہیں۔نہ کہ علماء اسلام تو پھر آیتِ مذکورہ سے علماء اسلام کس طرح مراد لئے جاسکتے ہیں؟

جواب۔میں(مفتی شائستہ گل)کئی وجوہ سے اسکاجواب دیتاہوں۔بفضل الله تعالیٰ عزوجل.

﴿وجہ اول یہ ہے﴾

کہ اس آیت(فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِاِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ)میں (**فَاسْئَلُوْا**)عموم پر دلالت کرتا ہے۔کیونکہ قرآن کریم جامع الکلم ہے۔ان الفاظ کی عمومیت پر بحث کرتے ہوئے علماء اسلام فرماتے ہیں۔

العبرة بعموم اللفظ لالخصوص المورد

اعتبارآیت کے عموم الفاظ۔کاہوتاہے۔نہ کہ خاص اس صورت کا جس کے لئے آیت نازل ہوتی ہے۔تو ثابت ہوا۔کہ مأمور۔ومسئول۔کاعموم۔علماء اسلام کوبھی شامل ہے۔

﴿وجہ دوم یہ ہے﴾

حضرت علامہ ابی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمودالنسفی علیہ الرحمۃ والرضوان آیت مذکورہ کے ذیل میں تحریرفرماتے ہیں۔

وقیل اراد بالذکرالقرآن ای فاسئلواالمؤمنین العالمین من اهل القرآن.خازن جلد۳.۲۵۴.

کہ(اھل الذکر) سے مرادوہ مسلمان علماء کرام ہیں۔جوقرآن کریم(کی آیتوں میں سے ناسخ ومنسوخ۔محکمات۔ومتشابہات)کاعلم رکھتے ہوں۔سوآیت کامعنیٰ یہ ہوا۔جب تمہیں کسی مسئلہ کاعلم نہ ہوتومسلمان علماء سے دریافت کرو۔جوقرآن کریم کاعلم رکھتے ہوں۔

﴿وجہ سوم یہ ہے﴾

صاحب تفسیرالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اهل الذکرای اشرف من علماء الامم الفرق لقصورنظرکم.تبصیرالرحمن جلد۲.۲۸

کہ اہل ذکرسے مرادتمام امم کے علماء ہیں،کیونکہ جووہ جانتے ہیں وہ تم نہیں جانتے (علماء امم) علماء اسلام کوبھی شامل ہے۔

﴿وجہ چہارم یہ ہے﴾

علامہ آلوسی رحمت اللہ تعالی علیہ تفسیر روح المعانی جلد۱۴۔ص ۱۴۸ سورۃ النحل،میں آیت مذکورہ (اھل الذکر) کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں،کہ اگرمیں مان لوں،کہ یہ آیت علماء اہل کتاب،کے بارے میں نازل ہوئی ہے،جیساکہ مدارک،خازن،معالم،بیضاوی میں ہے۔

☆۔تومیں( )کہتاہوں،کہ بیشک سوال کا وجوب اہل کتاب سے ہے،لیکن ان سے پوچھنے کی علت۔علم ہی توہے اوروہی علت(یعنی علم)علماء اسلام میں بھی موجود ہے توپھرعلماء اسلام کیوں مرادنہیں لئے جاسکتے جب کہ وہی علت علماء اسلام میں موجود ہے، توسوال کاوجوب علماءِ اسلام سے بھی پایا گیا۔ط

﴿آیت نمبردوم یہ ہے﴾

وَاِذَاجَآءَهُمْ اَمْرٌمِّنَ الْاَمْنِ اَوِالْخَوْفِ اَذَاعُوْابِهٖ ط وَلَوْرَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِی الْاَمْرِمِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ط وَلَوْلَافَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّاقَلِیْلًاO سورہ نساء آیت(83)اورجب انکے پاس،کوئی بات اطمینان یاڈر کی آتی ہے تواسکاچرچاکرتے ہیں اور اگر اسمیں رسول(ﷺ)اور ذی اختیار(مجتھدین)لوگوں کی طرف رجوع لاتے توضرورمعلوم کرلیتے اس امرکو،وہ لوگ جواجتہاد کرسکتے ہیں،اور اگرتم پراللہ،کافضل اور اسکی رحمت نہ ہوتی،توضرورتم شیطان کی اتباع کرتے مگرتھوڑے۔

اس آیتِ مبارکہ سے وجہ استدلال ان حضرات علماء کرام کی تصریحات ہیں

﴿حضرت علامہ ملاجیون رقمطراز ہیں﴾

(ا)قال العلامةالملاجیون رحمة الله علیه امر الجاهلین باطاعة العلماء وامر العلماء باطاعة المجتهدین لقوله تعالی .وَلَوْرَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِی الْاَمْرِمِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ.اه.تفسیراحمدی.وبمعناه المدارک والخازن.

علامہ فرماتے ہیں،کہ عام مسلمان پرلازم ہے،کہ وہ علماء اسلام کی اطاعت کریں،اورعلماء

کیلئے ضروری ہے کہ وہ مجتھدین کی اطاعت کریں۔اسکی دلیل اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے وَلَوْرَدُّوْهُ.الیٰ آخرہ.

﴿صاحب تفسیر معالم لکھتے ہیں﴾

(۲) وفی آیت دلیل علی جوازالقیاس وان من العلم مایدرک بالتلاوة والروایة و هو النص ومنه مایدرک بالاستنباط و هوالقیاس علی المعانی المودعة فی النصوص .اه.معالم التنزیل.

کہ اس آیت مبارکہ میں،جوازِ قیاس کی،دلیل موجود ہے،اور یہ بات بھی علوم وفنون (کے قواعد سے ہے) کہ جو بات۔تلاوت۔اورروایت کے ذریعے پائی جائے،سووہ نص ہے،اور جوبات استنباط(اجتہاد) کے ذریعہ پائی جائے،وہ قیاس ہے۔

ثابت ہواکہ اولوالامر.سے مرادمجتھدین ہیں۔لہذ اتقلید ثابت ہوگئی۔

﴿تیسری آیت جواجتہاد پردلالت کرتی ہے﴾

(۳)یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْااَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِمِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْ ءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًاO پارہ۔۵۔سورۃ نساء آیت (59)

اے ایمان والو،حکم مانو،اللہ کا،اور حکم مانورسول (ﷺ) کا،اورانکاجوتم میں اُولِی الْاَمْر ہوں (مجتھدین) پھراگرتم میں کسی بات کا جھگڑااٹھے،تواسے اللہ اوررسول کی طرف لوٹاؤ،اگراللہ اورقیامت پرایمان رکھتے ہو،یہ بہتر ہے۔اوراسکاانجام اچھاہے۔

﴿وجہ استدلال یہ ہے﴾

(۱) کہ اُولِی الْاَمْرسے۔مجتھدین مطلق مراد ہیں۔جیساکہ پہلے بیان ہوچکاہے۔اورآگے بھی انشاء اللہ وتعالیٰ آئیگا،ان مجتھدین کی تقلیداس لئے فرض ہے،کہ لفظ(وَاَطِیْعُوا/ الرَّسُوْلَ) اور(اُولِی الْاَمْر)دونوں کی طرف متوجہ ہے،لہذاجس طرح رسول اکرم ﷺ کی اطاعت واجب ہے۔اسی طرح اُولِی الْاَمْر کی اطاعت بھی واجب ہے۔دلائل ملاحظہ ہوں۔
حضرت علامہ مفسرقرآن علی بن محمدخازن اُولِی الْاَمْر کی تفسیرکرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

(۲)اولی الامر،ھم الفقهاء والعلماء الذین یعلمون الناس معالم دینهم قاله من الصحابة

ابن عباس وجابررضی الله عنهم ومن التابعین الحسن والضحاک ومجاهدرضی الله عنهم .اخرجه ابن ابی حاتم کذافی الاکلیل والخازن والعینی.

اُولِی الْاَمْرسے مرادفقھاء علماء(مجتھدین مطلق ہیں فقھاء علماء وہ لوگ ہیں جودین کے احکام (میں سے شرعی اجتہادی تعلیم لوگوں کو)سکھاتے ہیں،صحابہ کرام میں سے سیدناعبداللہ بن عباس وجابررضی الله تعالیٰ عنهم تابعین میں سے حضرت حسن وضحاک ومجاهدرضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔
علامہ ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُولِی الْاَمْر کی تفسیر سے،علماء مجتھدین،مرادلینے کی تائیدمیں لکھتے ہیں۔

وقوله تعالیٰ.عقیب ذلک.فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْ ءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ.یدل علی ان اولی الامرهم الفقهاء.لانه امرسائرالناس بطاعتهم ثم قال.فان تنازعتم (الخ) فامراولی الامر بردالمتنازع فیه الی کتاب الله وسنة نبیه ﷺ اذکانت العامة ومن لیس من اهل العلم لیست هذه منزلتهم .لانهم لایعرفون کیفیت الردالی کتاب الله و السنة .ووجوه دلائلهاعلی احکام الحوادث فثبت انه خطاب للعلماء....احکام القرآن .جلد۲ .ص.۲۵۷.

ترجمہ۔اوراُولِی الْاَمْرکی اطاعت کاحکم دینے کے فوراًبعداللہ جل جلالہ کایہ فرمانا،کہ اگرکسی معاملہ میں تمہارے درمیان اختلاف پیداہوجائے،تواس اختلاف کواللہ اوراسکے رسول کی طرف لوٹاؤ،یہ اس بات کی دلیل ہے،کہ اُولِی الْاَمْرسے علماء مجتھدین مرادہیں،کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کوان کی اطاعت کاحکم فرمایا،پھرفان تنازعتم،فرماکر، اُولِی الْاَمْر،کو حکم دیاکہ جس معاملے میں ان کے درمیاں اختلاف ہو،اسکوکتاب اللہ،اورحدیث رسول ﷺ،کی طرف لوٹادو،یہ حکم فقہاء(علماء مجتھدین)ہی کوہوسکتاہے،کیونکہ عوام الناس،اورحاطب اللیل کایہ مقام نہیں، اس لئے کہ وہ اس بات سے واقف نہیں ہوتے،کہ کتاب اللہ،اور سنت رسول ﷺ کی طرف کسی معاملہ کو لوٹانے کے کیاطرق ہیں اورنہ عوام الناس کو،مسائل کے استنباط واستخراج، کے دلائل کے طریقوں کاعلم ہوتاہے، لہذاثابت ہواکہ یہ خطاب علماء (مجتھدین) سے ہے۔

﴿(۵)حضرت علامہ فقیہ اعظم شیخ محمدبن علی۔صاحب درمختارفرماتے ہیں﴾

ولهذاقال الفقهاء المرادباولی الامر العلماء فی اصح الاقوال والمطاع شرعاً مقدم. زیلعی الکنزج۶قبیل الفرائض ۲۲۹ .وعینی الکنز ج ۴ . ۲۷۵ ودرمختار وردالمختارج۵مسائل شتیٰ ۴۴۱.

کہ فقہاء کرام کے نزدیک، اُولِی الْاَمْر سے علماء (مجتہدین مطلق) مراد ہیں، اور شریعت کے احکام میں جسکا حکم مانا جائے وہ شرعاً مقدم ہے۔

﴿حضرت علامہ ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ دلائل مذکورہ کی روشنی میں لکھتے ہیں﴾

فثبت بهاوجوب التقليد لعلماء الاسلام.. الفتح المبين. ٥٠٦. واحمدی. ٢٩١.

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ علماء اسلام کی تقلید واجب ہے۔

سوال۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے مطابق۔ اُولِی الْاَمْر سے مراد۔ امراء اور حکام ہیں۔ علماء نہیں۔

جواب ۔ اس اعتراض میرے پاس چار جواب ہیں۔

(۱) پہلا جواب یہ ہے

کہ اُولِی الْاَمْر۔ کی تفسیر میں جب دو اقوال ثابت ہیں۔
(۱) امراء وحکام (۲) علماءِ اعلام۔ سو جس قول میں اُولِی الْاَمْر سے مراد۔ علماء مجتہدین ہیں تو یہ قول اختیار کرنا زیادہ ارجح اور بہتر ہے۔

﴿(۲) دوسرا جواب یہ ہے﴾

لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ.

ان الفاظ مبارکہ سے مراد علماء مجتہدین ہیں، یہ نص ہے، اور سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث، خبر واحد ہے، جو نص، اور دلائل بالا، کے پیش نظر غیر مقبول ہوجاتی ہے، کیونکہ علم اصول کا قاعدہ ہے، کہ نص کے مقابلہ میں اگر خبر واحد آجائے، تو دیکھنا ہوگا کہ نص اور خبر واحد میں تطبیق ممکن ہے یا نہیں، اگر تطبیق ممکن ہو فبہا (یعنی دونوں میں اگر تطبیق ممکن ہو تو تطبیق کر کے عمل کرینگے) ورنہ خبر واحد کو ترک (یعنی چھوڑ) کر نص قرآن پر عمل کرینگے، کتب اصول۔

﴿تیسرا جواب یہ ہے﴾

کہ اگر بقول سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُولِی الْاَمْر سے مراد۔ امراء حکام لئے جائیں، تو اس سے مراد یہ ہوگا، کہ ملکی سماجی سیاسی معاملات میں ان حکام اسلامی کا حکم مانا جائے میں (مفتی شائستہ گل) کہتا ہوں، کہ یہ بھی حقیقتاً علماء مجتہدین کی اتباع ہوگی، کیونکہ ممالک اسلامیہ میں حکام علماء کے تابع ہوتے ہیں، تو انکی اتباع درحقیقت ان مجتہدین کی اتباع

ہوگی، بشرطیکہ ممالک اسلامیہ کے حکام مسلمان ہوں۔ پابند صوم وصلوٰۃ ہوں، احکام شرعیہ کے تابع ہوں، قرآن وحدیث کے احکام نافذ کرنے والے ہوں، ظاہر ہے، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھی ایسے امراء وحکام مراد ہیں، نہ کہ فاسق وفاجر حکمراں۔
لہذا ان تینوں جوابات سے ثابت ہوا، کہ اُولِی الْاَمْر سے مراد علماء مجتہدین ہیں۔

﴿جواب چہارم یہ ہے﴾

جواب چہارم یہ ہے۔ کہ جب اکابر صحابہ کرام **رضوان الله عليهم اجمعين** وتابعین **رحمت الله عليهم اجمعين** لفظ (اُولِی الْاَمْر) سے مراد علماء مجتہدین لے رہے ہیں تو پھر صرف خبر واحد پر اعتماد کرنا کہاں کی فقاہت ہے پس ثابت ہوا کہ اُولِی الْاَمْر سے علماء مجتہدین مراد لینا ہی اصح ہے۔ اور یہی راجح ہے۔ اور اصح ترین قول ہے۔
☆۔۔ میں (مفتی شائستہ گل) نے اثبات تقلید کے لئے ان ہی تین آیات کریمہ پر اکتفاء کیا۔ اگرچہ تقلید کے اثبات میں اور بھی بہت ساری آیات کریمہ موجود ہیں۔

﴿بحث دوم تقلید کا ثبوت احادیث صحیحہ کی روشنی میں﴾

(۱) **عن جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجه فی رأسه فاحتلم فسأل اصحابه هل تجدون لی رخصة فی التيمم قالوا مانجد لک رخصة وانت تقدر علی الماء فاغتسل فمات فلماقدمنا علی النبی** صلی الله علیه وسلم **فاخبر بذلک فقال قتلوه قتلهم الله الاسألوا اذلم يعلموا فانما شفاء العی السوال** . رواه ابوداود. وابن ماجه عن ابن عباس. ومشكوٰة. تيمم. فصل ٢. ٧٧ وتيسير الطهارة باب. ٧. ٢٩٣

حضرت عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک ساتھی کے سر میں پتھر آکر لگا۔ تو اسکا سر شدید زخمی ہوا۔ سر میں شدید چوٹ لگنے سے وہ جنبی ہو گیا (اسے احتلام ہوا) اس نے ساتھیوں سے پوچھا، کیا میرے لیے شریعت میں تیمّم کی اجازت نظر آتی ہے (کیا میں اس حال میں تیمّم کرسکتا ہوں آپ احباب کی رائے کیا ہے) انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے نزدیک آپ تیمّم نہیں کرسکتے۔
☆۔۔ کیونکہ آپ پانی پر قادر ہیں سو اس نے غسل کیا (وہ پانی زخموں میں سرایت کرگیا حتی کہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وفات پاگئے۔ جب ہم نبی کریم سرور عالم ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ